ہے۔(محمد ایوب لِلّٰہ)

تعلیم کا تہذیبی نظریہ، نعیم صدیقی [مرتبین: ڈاکٹر مشتاق الرحمٰن صدیقی، نوید اسلام صدیقی]۔ ناشر: الفیصل ناشران، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۲۳۷۷۷۷-۰۴۲۔ صفحات: ۶۷۹۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

ہر معاشرے کی تشکیل و تعمیر میں تعلیم کا کردار بنیادی اہمیت رکھتا ہے، جب کہ ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل میں تعلیم کے پہلو بہ پہلو تربیت کو نہایت کلیدی مقام حاصل ہے۔ بیسویں صدی کے دوران میں برعظیم پاک و ہند نے جن اعلیٰ دماغ مسلمان رہنماؤں اور عالموں کو پروان چڑھایا، ان میں ایک نام نعیم صدیقی (۱۹۱۶ء-۲۰۰۲ء) ہے۔ ان کے بارے میں زیرنظر کتاب کے دیباچے میں پروفیسر خورشید احمد لکھتے ہیں: نعیم صدیقی ایک بالغ نظر مفکر، ایک صاحبِ دل داعی، اور ایک دردمند مصلح تھے، بیسویں صدی میں تحریکِ اسلامی کی ایک قیمتی متاع (ص ۱۴)، اور اس متاع نے اپنے قلم، دماغ، زبان، فکر، نظر اور عمل سے جو بے پناہ کام کیا، اس کا تعلق دین اسلام کی نعمت و صداقت کو اہلِ فکر سے لے کر عام لوگوں تک پہنچانا تھا۔

زیرتبصرہ کتاب کا مرکزی موضوع تعلیم ہے جسے نعیم صدیقی کے مقالات، مکاتیب، خطبات اور رشحات سے مرتب کیا گیا ہے۔ محترم مؤلف رسمی طور پر علم التعلیم (ایجوکیشن) کے ماہر نہ ہونے کے باوجود زیربحث موضوع پر ماہرین تعلیم سے کہیں زیادہ مہارت اور مضبوطی سے کلام کرتے ہیں۔

جناب نعیم صدیقی نے اس کتاب میں نہ صرف مروجہ تعلیمی نظاموں پر نقد و جرح کی ہے، بلکہ اس کے ساتھ ایک متبادل نظامِ تعلیم کے لیے فکرانگیز تجاویز بھی پیش کی ہیں۔ انھیں پڑھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ شعروادب اور سیاست و صحافت کا یہ حُدی خواں تعلیم کے نام پر اُگنے والے جھاڑ جھنکار کی جڑوں کو جانتا اور ان کے مقابلے میں اسلامی نظام تعلیم کے ایک قابلِ عمل اور قابلِ طلب ڈھانچے کو گہرے یقین و اعتماد کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

کتاب چار حصوں اور بڑے چھوٹے ۶۷ مضامین پر مشتمل ہے۔ ان مضامین میں نہ صرف فکری مضامین ہیں، بلکہ کم و بیش تمام اصولی اور عملی مسائل بھی زیربحث لائے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر چند جملوں کو ملاحظہ فرمائیں: ”میں جب ہر روز صدہا ایسے چہروں کو دیکھتا ہوں جن کی